إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا مُختصر تعارف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا مُختصر خاکہ انتہائی جامع اور مُستند احوال و سوانح کا خوبصورت مرقع

ابو ریحان ضیاء الرحمن فاروقی

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف اول

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ

دنیا بھر کے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ خدائے لم یزل کی طرف سے انسانوں کی ہدایت اور کامرانی کے لیے پیغمبروں کی بعثت کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ عہد آفرینش سے حضرت آدم علیہ السلام کے سلسلہ نبوت کا آغاز ہوا۔ ۴ بڑی آسمانی کتابوں اور ۱۲۷ صحیفوں کے ذریعے پیغمبروں کو خدائی شریعت سے نوازا گیا۔

ایک لاکھ ۲۴ بیس ہزار انبیاء علیہم السلام کو اقوام عالم کی ہدایت کے لیے مختلف ادوار میں مبعوث کیا گیا۔ تمام انبیاء خدا کے سچے اور برگزیدہ پیغمبر تھے۔ ان کی عظمت و مرتبت اور رفعت و شان اپنے اپنے دور کے ہر انسان سے بلند اور اعلیٰ تھی۔ سلسلہ انبیاء علیہم السلام کی تکمیل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوئی۔ آپ کی ذات پر سلسلہ نبوت کا اختتام ہوا، آپ کے سر پر ختم نبوت کا تاج سجایا گیا۔ آپ پر پیغمبروں کا سلسلہ ختم کر کے آپ کو سرداری اور سیادت کے عظیم شرف سے نوازا گیا۔

قرآن عظیم میں ہے:

Scanned with CamScanner

واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم (الخ)

"اور یاد کرو اس وقت کو جب اللہ تعالیٰ نے وعدہ لیا انبیاء سے کہ میں تمہیں کتاب و حکمت عطا کروں گا پھر تمہارے پاس میرا آخری رسول آئے گا..... تم اس پر ایمان لانا اور اس کی نصرت کرنا"۔

اس آیت کے مطابق آنحضرت ﷺ کو مقصود کائنات اور اقوام عالم کی تخلیق کا محور قرار دیا گیا ہے۔ آپ دنیائے عالم کے آخری رہبر، سلسلہ نبوت کے سب سے بڑے ہادی ﷺ ہیں۔ آپ کے مقام علو اور مرتبہ و بلندی کے بارے میں رائی بھر شبہ کرنا اسلام میں شرک کے بعد سب سے بڑا جرم ہے۔

آنحضرت ﷺ کی عزت و ناموس کا تحفظ اور آپ کی برگزیدہ حیثیت کو ماننا اتنا اہم ہے کہ اس کی حقیقت کے بارے میں آج تک کسی دور میں دو رائیں نہیں ہوئیں۔ حضرت محمد ﷺ جس طرح ساری کائنات کے سردار اور آقا ہیں، اسی طرح آپ پر نازل ہونے والا قرآن تمام آسمانی کتابوں سے اعلیٰ ہے۔ آپ ہی کی شان مرتبت کے باعث آپ کی جماعت صحابہ کرامؓ، آپؐ کے خلفاء راشدین، آپ کے اہلبیت اور خاندان کو بھی دنیا بھر کے انبیاء کے دوستوں اور خاندانوں سے اعلیٰ ماننا ضروری ہے۔

ایک مسلمان اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا، جب تک وہ درج ذیل خدائی اور محمدی احکامات پر دل و جان سے ایمان نہ لائے:

۱- قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی (الخ) (القرآن)

"فرمادیجئے اگر تم اللہ کی محبت چاہتے ہو تو میری اتباع کرو"۔

Scanned with CamScanner

۲- لا یومن احد کم حتی اکون احب الیه
من والده وولده والناس اجمعین (الحدیث)

"کوئی بھی تم میں سے کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے
والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب نہ سمجھے"۔

خدائی توحید کے بعد عشق مصطفیٰ اور محبت رسول مسلمان کا سب سے بڑا اثاثہ اور سرمایہ حیات ہے۔ آپ کی توہین کا شائبہ بھی کھلا کفر اور اس کا مرتکب سزائے موت کا مستحق ہے۔

آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ آپ خدا کے آخری پیغمبر اور رسول ہیں۔ آپ کا معراج جسمانی، آپ کے معجزات، آپ کی پندرہ لاکھ سے زائد احادیث، آپ کی جماعت، صحابہ کرام کی عدالت و حقانیت پر ایمان لانا از حد ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ صرف مسلمانوں ہی کے لیے رحمت و رافت اور پیغام ہدایت لے کر نہیں آئے بلکہ آپ کی حیثیت دنیا بھر کی تمام قوموں اور زمانوں کے لیے بطور ھادی اور مربی کی ہے۔ پہلے تمام پیغمبر اپنی اپنی قوموں کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے جب کہ آنحضرت ﷺ اقوام عالم اور دنیا کی ہر قوم کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

طالب رحمت

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

Scanned with CamScanner

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت

بالآخر وہ دن آ پہنچا کہ چشم فلک کو مدت سے جس کا انتظار تھا۔ جس کی دید کے لیے ہر دن سورج طلوع ہوتا تھا۔ وہ دن جو بطن تقدیر میں مدت سے پرورش پا رہا تھا۔ جس دن کی دید کے لیے خلائق کا ہر ذرہ نگاہیں دوڑا رہا تھا۔ انسانیت جس کی جستجو میں تھی، جس دن کی شعاعیں ادھر آدم تک اور ادھر قیامت تک لمعہ افگن رہنے والی تھیں۔ وہی دن جو یوم الایام تھا۔ وہی دن، جو تاریخ ہستی کا سب سے اہم ترین دن تھا، وہ اقوام عالم میں سب سے عظیم یوم تھا، سب سے روشن روز تھا۔ اس کی نسبت مصر کے مشہور ہیئت دان عالم محمود پاشا فلکی نے ایک رسالہ میں دلائل ریاضی سے ثابت کیا ہے کہ وہ دن ۹ ربیع الاول، سوموار، ۲۰ اپریل ۵۷۱ یکم جیٹھ سمت ۶۲۸ بکرمی کا دن تھا۔

اس روز مردہ دلوں کو زندگی بخشنے والے ظلمات کو لمعات دینے والے، اقوام عالم کی ناہمواریوں کو تعمیراتی نصب العین سے ہم آغوش کرنے والے، مظلوموں کی فریاد رسی اور ستانے والوں سے بھلائی کرنے والے باطل کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں بھٹکنے والی قوم کو صراط مستقیم کا درس پڑھانے والے، سید الاولین والاخرین، اشرف الانبیاء، اطیب الانبیاء، خاتم الانبیاء، امام الانبیاء، شفیع المذنبین، یتیم مکہ کی وادی مکہ میں ولادت ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کا مختصر خاکہ

۹ ربیع الاول، ۲۰ اپریل ۵۷۱ء، کے سات روز بعد آپؐ کے دادا نے

خانہ کعبہ لے جا کر آپ کا نام محمد ﷺ رکھا۔

سوانح حیات	عمر مبارک	سن
حضرت حلیمہ سعدیہ کے یہاں سپردگی	۱۱ یوم	۱۷ ربیع الاول
حضرت حلیمہ کی طرف سے پہلی واپسی	۲ سال	۵۷۳ء
حضرت حلیمہ کی طرف سے آخری واپسی	۶ سال	۵۷۷ء قبل ہجرت ۴۷ سال
والدہ سیدہ آمنہ کا انتقال (مقام ابواء)	۶ سال	۵۷۷ء=۴۷
دادا کا انتقال ۔عمر ۸۲ سال مقام مکہ	۸ سال ۲ ماہ ۱۰ دن	۵۷۹ء=۴۵ سال
شام کا پہلا تجارتی سفر	۱۲ سال ۲ ماہ	۵۸۳ء=۴۰ سال
ملاقات بحیرہ راہب	۱۲ سال ۲ ماہ	۵۸۳ء-۳۷
جنگ فجار میں شرکت	۱۵ سال ۷ ماہ	جون ۵۶۸ء- ۳۷ قبل ہجرت
حلف الفضول میں شرکت	۱۵ سال ۸ ماہ	جولائی ۵۸۶ء قبل ہجرت ۳۷ سال
شام کا دوسرا تجارتی سفر	۲۵ سال (تقریباً)	جولائی ۵۹۵ء= ۲۸
نسطور راہب سے ملاقات	۲۵ سال (تقریباً)	جولائی ۵۹۵ء- ۲۸ قبل ہجرت
پہلا نکاح..... زوجیت حضرت خدیجہؓ	۲۵ سال ۲ ماہ ۱۰ دن	ستمبر ۵۹۵ء

سیدنا قاسمؓ بن رسول ﷺ کی

Scanned with CamScanner

پیدائش	۲۸ سال (قریباً)	جون ۵۹۸ء =
	ب)	۲۵ء
سیدہ زینب بنت رسول اللہ کی	۳۰ سال (قریباً)	جون ۶۰۰ء =
پیدائش	ب)	۲۰ء
سیدہ رقیہؓ بنت رسول اللہ کی	۳۳ سال (قریباً)	۶۰۳ء = ۲۰ قبل ہجرت
پیدائش	ب)	
سیدہ ام کلثوم بنت رسول اللہ کی	۳۴ سال	۶۰۴ء = ۱۸ قبل ہجرت
پیدائش		
تعمیر کعبہ اور آپ ؐ کا فیصل ہونا	۳۵ سال	۶۰۵ء = ۱۸ قبل ہجرت
سیدہ فاطمہ الزہرا بنت رسول اللہ کی	۳۵ سال	۶۰۵ء = ۱۸ قبل ہجرت
پیدائش		
غار حرا کی شب و روز	۴۰ سال ایک دن	۹ فروری ۶۱۰ =
		۱۲ء ۹ ربیع الاول

طلوع آفتاب سے وفات تک

آغاز نزول قرآن و بعثت و نبوت	۴۰ سال ۶ ماہ ۱۰	شب جمعہ ۱۸
	دن	رمضان
		المبارک
		بعثت ۱ء ۱۴ قبل ہجرت
		اگست ۶۱۰ء
انقلابی دعوت کا اعلانیہ پروگرام کا	۴۳ سال ۶ ماہ	قبل ہجرت ۹ سال
آغاز		
شعب ابی طالب میں نظربندی	۴۶ سال ۶ ماہ (قریباً،	

	ب)۶۱۶ء	قبل ہجرت ۶
ام المومنین حضرت خدیجہؓ کی رحلت	۴۹ سال ۶ ماہ (قریبًا) ب)۶۱۹ء	قبل ہجرت ۳
ام المومنین حضرت سودہؓ سے نکاح	۴۹ سال ۶ ماہ (قریبًا) ب)۶۱۹ء	قبل ہجرت ۳ سال
ام المومنین حضرت عائشہؓ سے نکاح	۴۹ سال ۶ ماہ ۲۲ دن فروری ۶۱۹ء	قبل ہجرت ۳ سال
دعوت اسلام کے لیے طائف کا سفر	۴۹ سال ۷ ماہ (قریبًا) رب)۶۱۹ء	قبل ہجرت ۳
قبائل میں تبلیغ اسلام	۴۹ سال ۷ ماہ دن مارچ ۶۱۹ء	قبل ہجرت ۳ سال
اسراء......معراج	۵۰ سال (ق ر ب) ستمبر ۶۱۹ء	قبل ہجرت ۲ سال
نماز پنجگانہ کی فرضیت	۵۰ سال ۴ ماہ ۱۹ دن ۸ مارچ ۶۲۰ء	قبل ہجرت ۲ سال
ہجرت مکہ سے غار ثور	۵۲ سال ۱۱ ماہ ۱۹ دن ۱۰ ستمبر ۶۲۲ء شب جمعہ ۲۷ صفر	۱۳ بعثت
ہجرت غار ثور سے مدینہ منورہ کو	۵۲ سال ۱۱ ماہ ۲۳ دن ۱۳ ستمبر ۶۲۲ء	۱۳ بعثت
مدینہ منورہ میں ورود مسعود	۵۳ سال ۴ دن ۶۲۲ء	سنہ ۱ھ
مسجد نبویؐ کی تاسیس	۵۳ سال ۱ ماہ (قریبًا)	

	اکتوبر ۶۲۲ء	سنہ ۱ھ
مدینہ کے یہودیوں سے معاہدہ	۵۳ سال ۳ ماہ (ق رب) دسمبر جنوری ۶۲۲-۲۳ء	ربیع ثانی ۱ھ
ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کی رخصتی	۵۳ سال ۷ ماہ (ق رب) اپریل ۶۲۳ء	شوال ۱ھ
غزوہ بدر	۵۴ سال ۶ ماہ ۹ دن ۸ تا ۱۳ مارچ ۶۲۴ء	۲ھ
زکوٰۃ الفطر اور نماز عید	۵۲ سال ۷، ۸ (ق مارچ اپریل ۶۲۴ء	شوال ۲ھ
زکوٰۃ کی فرضیت	۵۴ سال ۷، ۸ مارچ اپریل ۶۲۴ء	شوال ۲ھ
ازدواج حضرت علی و فاطمہ الزہراؓ	۵۴ سال ۷، ۸ ماہ مارچ ۶۲۴ء	شوال ۲ھ
ام المومنین حضرت حفصہؓ سے نکاح	۵۵ سال ۶ ماہ ۲۸ دن مارچ ۶۲۵ء	جمادی الآخر
غزوہ احد	۵۵ سال ۶ ماہ ۲۸	

Scanned with CamScanner

	دن مارچ ۶۲۵ء	جمادی الآخر
غزوہ حمراء الاسد	۵۵ سال ۷ ماہ ۲۳ مارچ ۶۲۵ء	جمادی الآخر
ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ سے نکاح	۵۵ سال ۷ تا ۱۰ ماہ مئی ۶۲۵ء	جمادی الآخر
حرمت شراب کا قطعی حکم	۵۶ سال (ق ر ب) ستمبر ۶۲۵ء	صفر ۴ھ
غزوہ ذات الرقاع	۵۶ سال (۳ ماہ) اکتوبر نومبر ۶۲۵ء	صفر ۴ھ
ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے نکاح	۶۵ سال ۷، ۸ ماہ کے مابین مارچ ۶۲۴ء	صفر ۴ھ
نزول حجاب	۵۷ سال ۷ ماہ ۲۳ دن ۳ مارچ ۶۲۸ء	یکم ذیقعد ۴ھ
غزوہ احزاب یا خندق	۵۷ سال ۸ ماہ ۳۱ مارچ ۶۲۸ء	یکم ذیقعد ۴ھ
ام المومنین حضرت صفیہؓ سے نکاح	۵۸ سال ۱۰ ماہ ۲۲ دن مئی جون ۶۲۸ء	یکم محرم ۷ھ
صلح حدیبیہ		
حضور کا عمرۃ القضا	۵۹ سال ۸، ۹ ماہ مارچ ۶۲۹ء	ذیقعد محرم ۷ھ

Scanned with CamScanner

ام المومنین حضرت میمونہ سے نکاح	۵۹ سال ۸، ۹ ماہ مارچ ۶۲۹ء	ذیقعد محرم ۷ ھ
حضرت خالد بن ولیدؓ کا قبول اسلام	۵۹ سال، ۱۱ ماہ ۲۲ دن جون ۶۲۹ء	صفر ۸ ھ
حضرت عمرو بن العاصؓ کا اسلام لانا	۵۹ سال، ۱۱ ماہ ۲۲ دن جون ۶۲۹ء	صفر ۸ ھ
سریہ موتہ غزوہ موتہ	۶۰ سال ۲ ماہ ۲۲ دن اگست ستمبر ۶۲۹ء	صفر ۸ ھ
غزوہ فتح مکہ، غزوہ الفتح الاعظم	۶۰ سال ۶ ماہ ۲ دن یکم جنوری ۶۳۰ء، رمضان المبارک	صفر ۸ ھ
غزوہ حنین او طایا ہوازن	۶۰ سال ۷ ماہ ۲۳، ۲۴ دن جنوری فروری ۶۳۰ء	شوال ۸ ھ
سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کی پیدائش	۶۱ سال ۲ ماہ ستمبر ۶۳۰ء	۹ ھ
غزوہ تبوک حضورؐ کا آخری اور عظیم الشان غزوہ	۶۱ سال ۴ ماہ ۲۲ دن اکتوبر نومبر ۶۳۰ء	رجب ۹ ھ
حضرت صدیق اکبرؓ کا حج، حج اکبر	۶۱ سال ۸ ماہ ۲۲ دن کے مابین،	

	فروری مارچ ۶۳۱ء	رجب ۹ھ
فرضیت حج	۶۱ سال ۹ ماہ اپریل ۶۳۱ء	رجب ۹ھ
حجۃ الوداع مدینہ منورہ سے روانگی	۶۲ سال ۱۰ ماہ ۷ دن ۱۱ اپریل ۶۳۲ء	ذیقعد ۱۰ھ
حیات مبارکہ کا آخری وفد	۶۲ سال ۱۱ ماہ ۲۱ دن ۶۳۲ء	۱۵ محرم ۱۱ھ
الف۔ آغاز مرض	۶۲ سال ۱۱ ماہ ۲۱ جون ۶۳۲ء	۲۹ صفر ۱۱ھ
ب۔ رحلت سے ۸ یوم قبل	۶۳ سال ۳ جون ۶۳۲ء	۴ ربیع الاول ۱۱ھ
ج۔ رحلت سے ۷ یوم قبل	۶۳ سال ایک دن ۴:دن ۶۳۲	۵ ربیع الاول ۱۱ھ
د۔ رحلت سے دو یا تین چار دن قبل	۶۳ سال تین یا چار دن ۶، ۷ جون ۶۳۲ء	۸ ربیع الاول ۱۱ھ
ر۔ حیات اقدس کے آخری لمحات		۹ ربیع الاول ۱۱ھ
وفات	۶۳ سال ۴ دن ۹ جون ۶۳۲ء	۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ
تجہیز و تکفین وفات سے ۳۲ گھنٹہ بعد	۹، ۱۰ جون ۶۳۲ء	۱۴ ربیع الاول

Scanned with CamScanner

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذاتی نام "محمد" کا تذکرہ

آنحضرت ﷺ کے بہت سے اسمائے گرامی ہیں۔ ہر ایک اسم آپ کی شخصیت کے محاسن کی خبردیتا ہے۔ امام نووی ؒ نے "تہذیب" اور قاضی ابوبکرابن العربی نے "الاحوذی" میں لکھا ہے "اللہ جل شانہ کے ہزاروں اسماء ہیں۔ اسی طرح آنحضرت کے اسماء ایک ہزار ہیں"۔

قسطلانی کہتے ہیں:

"ایک ہزار اسماء مبارکہ سے مراد آپ کے اوصاف حمیدہ ہیں۔ تمام اسماء آپ کی کمالات اور صفات ہیں۔ اس طرح آپ ؐ کی ہر صفت کے لیے ایک نام ہوگا"۔

"تہذیب" میں حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے:

"حضور علیہ السلام نے فرمایا "میرا نام قرآن میں محمد ' انجیل میں احمد اور تورات میں احید ہے۔ آخر الذکر نام اس لیے رکھا گیا کہ میں اپنی امت کو دوزخ سے ہٹانے والا ہوں"۔

عبدالمطلب نے اپنے پوتے کا نام محمد ﷺ رکھا تاکہ سب سے زیادہ اس کی مدح کی جائے۔ محمد ایسا نام ہے کہ خطاط کے نکتوں سے بھی پاک ہے۔

انجیل میں آپ کا نام احمد ہے۔ قرآن مجید میں مقام محمود کا جو لفظ آیا ہے ' اس سے آپ ؐ کے جنتی قصر کی طرف اشارہ ہے۔

احادیث کو دیکھیے۔ آپ کے ہمنواؤں کو حمادوں کہا گیا۔ قریش نے آپ کو مذمم کہا مگر آپ پیدا ہی محمد ہوئے تھے۔ حذیفتہ الیمان ؓ کا بیان ہے "میں

Scanned with CamScanner

بارہا حضور سے ملا ہوں۔ آپ فرمایا کرتے تھے میں محمد ہوں۔ میں احمد ہوں، میں نبی رحمت ہوں، میں نبی توبہ ہوں، خاتم النبیین ہوں، میں جہاد کرنے والا ہوں"۔

ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں:

"حضور نے فرمایا میں مقفی (آخر میں آنے والا) ہوں۔ کلام پاک میں آپ کو امی، شاہد، مبشر، ہادی، داعی الی اللہ، نذیر، رؤف، رحیم، مذکر کہا گیا ہے۔

قسطلانی "مواہب" میں، باجوری "حاشیہ الشمائل" میں کعب احبار سے نقل کرتے ہیں:

"اہل جنت کے نزدیک آپ کا نام عبدالکریم---- اہل دوزخ کے نزدیک عبدالجبار--- اہل عرش کے نزدیک عبدالحمید ہے۔ جمیع ملائکہ میں آپ عبدالمجید ہیں۔ انبیاء کے حلقے میں عبدالوہاب ہیں۔ شیاطین کے خیال میں عبدالقہار ہیں۔ آپ سمندروں میں عبدالمہیمن ہیں---- حشرات الارض میں عبدالغیاث ہیں۔ درندوں میں "علیہ السلام" ہیں۔ جنگلی جانوروں میں عبدالرزاق، چوپاؤں میں عبدالمومن اور پرندوں میں عبدالغفار ہیں۔ تورات میں آپ کا نام "موذ موذ" ہے۔ انجیل میں "طاب طاب" دوسرے صحیفوں میں عاقب اور زبور میں آپ کو فاروق کہا گیا ہے۔

مواہب میں ہے:

"اللہ کے نزدیک آپ طٰہٰ اور یٰسین بھی ہیں۔ انسانوں میں آپ کا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم ہے۔ کیونکہ آپ منعمین پر نعمتیں بھی تقسیم فرمائیں گے"۔

علامہ جلال الدین سیوطی اسماء النبویہ میں رقم طراز ہیں:

"آنحضرت کے پانچ سو صفاتی نام ہیں"۔

علامہ سخاوی نے "القول البدیع" اور قاضی عیاض" شفا میں ابن عربی نے القبس و الاحکام میں آپ کے چار سو نام ذکر کیے گئے ہیں۔ یہ اسماء ان کی کتابوں میں حروف تہجی کے اعتبار سے مرقوم ہیں۔

مندرجہ بالا اسماء میں ۲۰۱ اسماء کو امام جزری نے "دلائل الخیرات" میں بھی نقل کیا۔ امام نووی" کا بیان ہے:

"جبرائیل نے آپ ؐ کو ابراہیم کی کنیت سے پکارا۔ انہیں کی ایک روایت کے مطابق تخلیق کائنات سے دو ہزار سال قبل آپ کا نام محمد رکھا گیا"۔

ابن عامر" نے کعب الاخبار کے حوالے سے بیان کیا"

"آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے شیث علیہ السلام کو وصیت کی:

"اے بیٹا میرا نائب و خلیفہ ہے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری کو اپنا شعار بنا لے اور جب بھی خدا کے ذکر کی توفیق ہو اس کے ساتھ محمد نام ضرور لینا۔ میں نے ان کا نام عرش الٰہی کے پایہ پر لکھا ہوا دیکھا۔ میں نے تمام آسمانوں کی سیر کی۔ وہاں کوئی جگہ ایسی نہ پائی جس پر محمد کا نام نہ لکھا ہوا ہو۔ میرے پروردگار آقا نے مجھے جنت میں رکھا۔ وہاں میں نے کوئی محل، کوئی جھروکہ ایسا نہ دیکھا جس پر محمد نام نہ درج ہو"۔

ابن عامر کی اس روایت میں آدم مزید کہتے ہیں:

"میں نے محمد کا نام حوروں کے سینوں پر، جنت کے درختوں کے پتوں پر، شجر طوبیٰ کے پتے پر، پردوں کے کونوں پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا دیکھا۔ تم ان کا ذکر کثرت سے کرنا۔ اس لیے کہ فرشتے کثرت سے ان کا ذکر کرتے ہیں"۔

Scanned with CamScanner

علامہ ابن قیم نے زاد المعاد میں بنی الملحمہ، فاتحہ، صادق، مصدوق، متوکل، قتال، سراج، منیر، سید ولد آدم کو بھی آپ کے اسماء میں شمار کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حسین و جمیل مرقع

ایک جھلک

حامل نبوت کی صورت کیا تھی

سیدہ عائشہؓ نے کہا:

"یوسف مصر کو دیکھنے والیوں نے انگلیاں کاٹ ڈالیں تو کیا ہوا، وہ جو میرے یوسف کو دیکھ لیتیں تو گردنیں کٹا لیتیں"۔ (صحیح بخاری)

ابن سمرہؓ نے کہا:

"چاندنی رات میں اس وقت مجھ پر عرش و فرش کے دو ماہتابوں میں اشتباہ ہو گیا۔ جب مصور یکتاؐ کی تصویر یکتا پر سرخ حلہ تھا اور سیاہ زلفوں سے حسین متین چہرہ رات سے نکلتا ہوا دن دکھائی دے رہا تھا"۔

شیر خداؓ کہتے ہیں:

"میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت جوان، نیک خو، سچا اور سخی پوری زندگی میں نہیں دیکھا"۔

ابن عباس فرماتے ہیں:

سنان نبویؐ میں قدرے فاصلہ تھا۔ آپ مسکراتے تو معلوم ہوتا ایک نور ہے جو آپ کے دہن مبارک سے ظاہر ہو رہا ہے"۔

عمار بن یاسر نے ربیع بن معوذ سے کہا "حضورؐ کے کچھ اوصاف تو بیان

کرو.... ربیع مسکراتے ہوئے کہنے لگے....اے بیٹے' تو اگر رسول اللہ کو دیکھ لیتا تو گویا ایک آفتاب تیری نگاہوں سے گزر جاتا۔ (سیرۃ ابن ھشام)

ام ایمن آپ کو نیند کی حالت میں دیکھ کر ایک شیشی میں آپ کے پسینہ مبارک کے قطرات گراتی جا رہی تھی۔ رسالت ماب نے فرمایا "ام ایمن کیا کر رہی ہو" صحابیہؓ نے عرض کیا اپنے بچوں کی شادی میں آپ کا یہ عطر استعمال کروں گی۔ مجھے ایسی خوشبو کسی عطر میں نہیں ملی۔

وجاہت نبوت

ترو تازہ کھلا ہوا کتابی چہرہ' رخسار مبارک بھرے ہوئے' بدن گٹھا ہوا' دہن مبارک اعتدال کے ساتھ کشادہ' پیٹ اور سینہ ہموار' کلائیاں دراز اور ہتھیلیاں فراخ' دونوں قدم گداز اور پر گوشت' آنکھوں کی سفیدی میں سرخ ڈورے' ابرو باریک خمدار' جب شانہ مبارک سے چادر ہٹاتے تو معلوم ہوتا کہ چاندنی کی دو ڈالیاں ہیں۔ جب مسکراتے تو دندان مبارک موتیوں کی لڑی نظر آتے۔ دراز قامت لوگوں کے ساتھ چلتے تو قد مبارک نسبتاً کم رہتا۔ پستہ قد لوگوں میں آپؐ دراز قامت معلوم ہوتے۔

آپؐ کی شخصیت بڑی وجیہ اور بہت جاذب نظر تھی۔ روئے مبارک چودھویں رات کے چاند کی طرح منور اور تاباں تھا۔ سر کے بالوں میں اگر خود بخود مانگ نکل آتی تو نکالتے ورنہ اس کا اہتمام نہ کرتے تھے۔ دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت ابھر آتی۔ سامنے کے دانتوں میں ذرا ذرا فصل تھا۔ گفتگو کرتے تو نگاہیں نیچی رکھتے۔ آپؐ کی نظر بہ نسبت آسمان کے زمین کی طرف زیادہ رہتی۔ عادت مبارکہ گوشہ چشم سے دیکھنے کی تھی۔ یعنی غایت شرم و حیاء کے باعث پوری آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے تھے۔ کبھی چلتے وقت صحابہ کرامؓ کو آگے کر دیتے۔ دائیں بائیں دیکھنے کی

Scanned with CamScanner

عادت نہ تھی۔ سلام میں ابتداء فرماتے۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں آپؐ بڑے وقار اور سنجیدگی کے ساتھ چلتے تھے۔ آپؐ کا چہرہ ایسا تھا گویا چاند آپؐ کے چہرہ میں ضوفشاں ہے۔

علی المرتضیٰؓ کہتے ہیں آنحضرتؐ کا چہرہ پر وقار اور بارعب' قد میانہ رنگ سفید سرخی مائل' ضخیم راس' گھنی داڑھی' بھری ہوئی ہتھیلیاں اور قدم جب آپ چلتے تو معلوم ہوتا بلندی سے نشیب کی طرف تشریف لا رہے ہیں۔ سرعت رفتار ایسی کہ گویا زمین لپٹی جا رہی ہے۔

آنحضرتؐ میانہ قد تھے۔ آپؐ کے دونوں شانوں کے درمیان دوسروں کی بہ نسبت زیادہ فاصلہ تھا۔ سر کے بال گھنے تھے' جو کانوں کی لوؤں تک آئے رہتے تھے۔ آپ کی ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ یہ صفات مردوں کے لیے پسندیدہ ہیں۔ اس لیے کہ قوت اور بہادری کی علامت ہیں۔ سر مبارک بڑا تھا۔ اعضاء کے جوڑوں کی ہڈیاں مضبوط اور بڑی بڑی تھیں۔ سینہ سے لے کر ناف تک بالوں کی باریک دھار تھی۔ آپؐ چلتے تو معلوم ہوتا آپؐ بلندی سے نیچے تشریف لا رہے ہیں۔

ایک دوسری روایت ہے آنحضرتؐ کے سر کے بال گھنگریالے تھے۔ آپؐ کا چہرہ بالکل گول تھا نہ بدن بھاری۔ البتہ آخری عمر میں آپؐ کا بدن بھاری ہو گیا تھا۔ تاہم جوانی اور نوجوانی کی جولانیوں میں کچھ فرق نہ آیا۔ آپؐ کے چہرے میں معمولی سی گولائی تھی۔ آپؐ کی آنکھوں کی پتلی سیاہ اور پلکیں دراز تھیں۔ آپؐ جب کسی سے مخاطب ہوتے تو پوری توجہ فرماتے۔ آپ کی دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ روایت میں ہے کہ آپؐ انبیاء کا سلسلہ ختم کرنے والے تھے۔ سب سے زیادہ دریا دل' سب سے زیادہ راست گو' سب سے زیادہ نرم طبیعت والے اور سب سے زیادہ خاندانی شرافت والے تھے۔ جو شخص آپؐ کو اچانک دیکھتا' مرعوب ہو جاتا۔ جو شخص

پہچان کر میل جول کرتا، گرویدہ ہو جاتا۔ آپ ؐ کا سراپا بیان کرنے والا یقیناً کہہ سکتا ہے کہ میں نے حضور ؐ جیسا جمال و کمال کا مرقع نہیں دیکھا۔ آپ ؐ کا چہرہ ایسا روشن اور تاباں ہے کہ تشنہ لب اس سے سیرابی حاصل کر سکتے ہیں۔ جو یتیموں کا سہارا اور بیواؤں کی پناہ گاہ ہے۔ آپ ؐ کے محسن رفیق سیدنا ابوبکرؓ نے آپ ؐ کی نسبت کہا:

"آپ ؐ امین ہیں، مصطفیٰ ہیں، لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتے ہیں۔ آپ چاند کی چمکنے والی ایسی روشنی ہیں، جس سے تاریکی چھٹ جاتی ہے"۔

ام معبد کہتی ہے "آنحضرت ؐ دور سے بے حد وجیہہ اور خوبصورت نظر آتے۔ قریب سے انتہائی پرکشش اور جاذب معلوم ہوتے"۔ (از شمائل ترمذی)

حدیث شریف میں ہے.... آپ کے چہرے پر ہر وقت تبسم کھلتا رہتا۔ آپ ہر آنے والے کے ساتھ ایسے ملتے گویا وہ آپ کا دیرینہ واقف ہے۔ ہر صحابہؓ یہی گمان کرتا کہ حضور ؐ کو میرے ساتھ سب سے زیادہ محبت ہے۔

آنحضرت ﷺ ----- ایک قائد انقلاب

میں آنحضرت ﷺ کو مکہ کی ظالم حکومت کے مقابل قائد حزب اختلاف بھی کہہ سکتا تھا۔ مگر یہ عنوان یورپی سیاست کے فریب سے ایسا بدنام ہے کہ اس کا معنون آپ کو بنایا نہیں جاسکتا۔

"مکہ میں ابو جہل کی گورنمنٹ قائم ہے۔ ظلم و ستم کا دور دورہ ہے' کوئی آواز نہیں اٹھا سکتا۔ بتوں کا تقدس مانا جاتا ہے۔ حقیقی خدا کی راہ سے پہلو تہی ہے۔ جو مخالف اٹھتا ہے' اس کا سر کاٹ دیا جاتا ہے--- دفعتاً ایک شخص محمدؐ نامی فاران کی چوٹیوں سے اعلان کرتا ہے-----

فاران کی چوٹیوں سے دعوت انقلاب

ایک خدا کی شاہی قبول کرلو
اسی نے تم کو پیدا کیا
اسی نے زمین و آسمان بنائے
اسی کی حاکمیت میں
فلاح و کامرانی ہے
ظلم و ستم کی اندھیر نگری
ختم کر کے اسی خدا کے عدل و انصاف کی راہ اختیار کرلو

Scanned with CamScanner

یہی سرمدی فلاح کا راستہ ہے

عجیب نعرہ تھا اور انوکھا عنوان تھا۔

حیرت انگیز منشور تھا اور بے مثال آوازہ تھا' جو اس محمد ﷺ نے لگا لیا---- سارا ملک چونک اٹھا---- یہ کیا ہو گیا اور کیوں ہو گیا---- یہ محمدؐ کون ہے! یہ کیسی آواز ہے---- تقریر و تحریر کی پابندی کا سنگم کس نے توڑا ہے---! ہر طرف سے چہ میگوئیاں ہونے لگتی ہیں----

یکایک پتھروں کی بارش ہوتی ہے اور نئے نعرہ کا علمبردار زخموں سے چور کر دیا جاتا ہے---- اور وہ اقتدار کی نگاہ ناخوش میں کھٹکنے لگتا ہے----

وہ محمد ﷺ جو سریر آرائے نبوت تھا' اپنی جماعت کے افراد پیدا کرنے کے لیے دن رات کوشاں رہتا ہے---- بالآخر ابو بکر نامی ایک شخص مکہ کا تاجر ابتدائی رکنیت قبول کر لیتا ہے۔

اس طرح کے بعد دیگرے ۳۶ افراد جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں---- سربراہ مکہ ابو جہل ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے--- ہر طرح کی پابندی لگا کر دیکھ چکا ہے---- سوشل بائیکاٹ کی مہم جاری ہے---- تین سال کے لیے اسلامی انقلاب کے قائد کو اہل و عیال کے ہمراہ نظر بند کر دیتا ہے---- مگر وہ دن بدن اپنے پروگرام کو بڑھاتا اور چڑھاتا جا رہا ہے---- آئے دن اس کی جماعت ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔ اس کو مکہ کا سارا اقتدار (سرداری' وزارت یا گورنری) پیش کیا جاتا ہے مگر وہ تو سارا نظام بدلنا چاہتا ہے۔ پتھروں کی مورتیوں کو توڑ کر ایک خدا کے سامنے سب کو کھڑا کرنے کے درپے تھا۔ اسے کوئی لالچ اور دھمکی اپنے مشن سے نہ روک سکتی تھی۔ وہ تمام پابندیاں توڑتا ہے' خدائی قوانین کی رکاوٹوں کو پاؤں کی نوک پر رکھتا ہے۔ اوباشوں کا لاٹھی چارج سہتا ہے' مگر اپنا منشور ہر جگہ دنیا کو سناتا ہے۔ اس کی جماعت کا ایک کارکن بلالؓ ہے۔ اسے دیکھو اقتدار نے نشانہ ستم بنایا ہوا ہے۔ تپتی

ریت پر لٹایا گیا ہے۔ جسم پر وزنی پتھر ہے کہ محمدؐ کی جماعت اور پروگرام کو خیرباد کہہ دے---- ایک خبابؓ ہے۔ وہ انگاروں پر لٹایا گیا ہے---- ایک سمیہؓ اس کی محنتی کارکن خاتون ہے۔ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے گئے ہیں۔ خود قائد ذات نبوۃ کے راستوں میں کانٹے بچھائے گئے ہیں۔ یہ سب کچھ اس لیے تھا کہ بتوں کو کچھ نہ کہا جائے۔ اپنا منشور نہ پیش کیا جائے۔ ظلم روکنے کو نہ کہا جائے۔ ناہمواریوں پر احتجاج نہ کیا جائے۔

ستم بالائے ستم یہ کہ جو کلمہ پڑھ کر محمد ﷺ کی جماعت کی رکنیت قبول کرتا ہے، سارا معاشرہ اس سے بائیکاٹ کرلیتا ہے----

صحابہ کرامؓ کے اس قافلے میں امیر حمزہؓ جیسے پہلوان، امیر عمرؓ جیسے بہادر، عثمانؓ جیسے مالدار اسی دور میں جماعتی حلقہ میں شامل ہوئے---- آنحضرت ﷺ کے خلاف ہر دن سازشوں کا سماں رہتا ہے۔

قصی بن کلاب کے قائم کردہ گورنمنٹ ہاؤس دارالندوہ میں ہنگامی اجلاسوں کا تانتا بندھا ہوا ہے---- ادھر جب بیت اللہ پر ابوجہل کی گورنمنٹ نے حکومتی کارندوں کا پہرہ جما دیا تو آپ نے دار ارقم کو مرکز اسلامی قرار دے دیا۔

اگرچہ ہمارے محسن سید کائنات ﷺ ۱۳ سال تک مکہ میں ں انقلاب کے قائد رہے مگر آپ کی زبان سے:

- کوئی جملہ اصولوں کے خلاف سرزد نہ ہوا۔
- آپؐ نے کسی مخالف پر اوچھی تنقید نہیں کی۔
- آپؐ نے اپنے استدلال میں کبھی جھوٹ نہ بولا۔
- آپؐ نے کسی کا نام نہیں بگاڑا۔
- آپؐ نے کبھی تہمت نہیں دی۔
- آپؐ نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔

Scanned with CamScanner

O- آپ ؐ نے کارکنوں کا کبھی دل نہیں توڑا۔

O- آپ ؐ نے اپنے پروگرام میں کبھی لچک پیدا نہیں کی۔ جو بات ایک دفعہ فرمادی' اسی پر قائم رہنا آپ کا شیوہ تھا۔

O- آپ ؐ نے کبھی کسی کا خوف نہ کھایا۔

O- آپ ؐ نے کبھی لالچ و حرص پر نگاہ نہیں اٹھائی۔ (از سیرۃ ابن ہشام)

حالانکہ طائف والوں نے آپ ؐ کو زخموں سے چور کر دیا تھا مگر آپ ؐ نے کوئی بد دعا کا کلمہ ان کے حق میں نہ کہا تھا اور فقط ہدایت کی دعا فرمائی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق

عدل واحسان

جو شخص کسی کے ساتھ برائی کرے، اس کے ساتھ اتنی ہی برائی کی جائے۔ یہ "عدل" ہے۔ اس کے انتقام کو چھوڑ دینا، درگزر کرنا، معاف کردینا یہ "احسان" ہے۔ آنحضرت نے دونوں اصولوں پر عمل کرکے اخلاق امت کو سنوارنے کی کوشش کی۔ تاہم دوسرے اصول یعنی "احسان" کے واقعات سے آنحضرتؐ کی پوری زندگی بھری پڑی ہے۔

آپؐ نے تحمل اور نرم مزاجی کا سبق سمجھایا۔ فقراء پر آپؐ نے بالی "احسان" کیا۔ دشمنوں پر ان کی سختیوں سے درگزر کرکے بھی محسن کا درجہ پایا۔ اخلاق کی سب سے بھاری اور دشوار صفت جو اکثر نفوس پر شاق گزرتی ہے، وہ عفو درگزر، ضبط نفس، تحمل اور برداشت ہے۔ لیکن نبی علیہ السلام نے اس درشت زمین کو بھی باسانی طے فرمایا---- یہ برداشت کا انتہائی درجہ ہی تھا کہ کفار طعنے دے رہے ہیں، مشرکین کوڑا کرکٹ پھینک رہے ہیں، دشمن راستوں میں کانٹے بچھا رہے ہیں، ابوجہل آنحضرتؐ کے مکان کا گھیراؤ کررہا ہے، گالیاں دی جارہی ہیں، مکہ سے نکالا جارہا ہے، صحابہؓ کو تپتی ریت پر لٹایا جارہا ہے، انگاروں پہ جلایا جارہا ہے، شعب ابی طالب میں محصور کیا جارہا ہے۔ قیامت خیز مصائب کا مورد بنایا جارہا ہے مگر جب اپنا اقتدار آیا، تب بھی انتقام نہ لیا۔ فتح مکہ میں جب دشمنوں کی گردنیں ماری جاسکتی تھیں، اپنا رعب عدل کرکے بھی جمایا جاسکتا تھا۔ ایسے موقع پر محسن اعظمؐ نے فرمایا لاتسریب علیکم الیوم یعنی آج کے دن تمہارے اوپر کوئی سختی

نہیں۔ میں نے اپنے سب دشمنوں کو معاف کر دیا۔ یہ اخلاق کی تلوار دلوں سے نیچے اتر گئی۔ احسان کی تیغ نے جفاکاروں پر ایسا اثر جمایا کہ بیشتر کلمہ پڑھ گئے۔۔۔۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضرتؐ نے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔ جو آدمی خدا کے حکم کو توڑتا' اسے شرعی سزا دی جاتی۔ اور تو اور اخلاق کا یہی رنگ صحابہ کرامؓ پر بھی غالب آگیا تھا۔ صحابہ کرام کی تعریف میں باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

واذا ما غضبوا هم يغفرون

"اور جب ان کو غصہ آتا ہے' وہ معاف کر دیتے ہیں"

یہ سب کمالات محسن انسانیت ﷺ کا پرتو تھے۔ پھر عدل کے مواقع میں بھی آپ نے عظیم اخلاق پیش کیا۔ ایک دفعہ جب بنو مخذوم قبیلہ کی مسلمان عورت فاطمہ چوری کے جرم میں گرفتار کر کے دربار رسالت میں لائی گئی' قریش نے چاہا کہ اس کو سزا نہ دی جائے۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ کے ذریعے آپؐ تک سفارش پہنچائی گئی۔ اس موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! تم سے پہلی قومیں اس لیے ہلاک ہوئی ہیں کہ جب ان میں کوئی بڑا آدمی چوری کرتا' اسے چھوڑ دیا جاتا تھا۔ اگر کوئی معمولی آدمی چوری کرتا' اسے سزا دی جاتی تھی۔ خدا کی قسم! اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا"۔

برائی کی جگہ نیکی

"احسان" سے بھی اگلا درجہ یہ ہے' اس کے عوض نیکی کا سلوک کیا جائے۔ اس پر معافی ہی نہیں بلکہ اس کے عوض احسان کیا جائے۔ آپؐ بھی بیشتر دفعہ نہ صرف معاف کرتے' بلکہ زیادتی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کرتے۔ اچھا سلوک کرتے۔ ایک مرتبہ آپؐ نے ایک سن رسیدہ بڑھیا کو

بوجھ اٹھائے دیکھا۔ لپک کر آپ ؐ نے اس کا بوجھ اپنے سر لے لیا.... بڑھیا نے کہا اے نوجوان.... تیرے روشن چہرے سے بلند اخلاق و کردار کی مہک آتی ہے۔ دیکھنا میری نصیحت یاد رکھنا.... مکہ میں ایک جادوگر "محمد" نامی کہیں سے آتا ہے۔ اس کے پھندے میں نہ پھنس جانا۔ اس کی صحبت سے دور رہنا۔ وہ آباؤ اجداد کا دین چھوڑ بیٹھا ہے۔ سب لوگ اسے دیوانہ اور مجنوں خیال کرتے ہیں"۔ وہ آپ ؐ کی نسبت بہت سی باتیں کہے جا رہی تھی لیکن آپ ؐ بھلائی کے ساتھ عظیم احسان کے پیکر بنے ہوئے تھے۔ آخر اس نے پوچھا اے نوجوان.... تیرا نام کیا ہے... آپ فرما رہے تھے.... اماں محمد ؐ ہی میرا نام ہے.... بس بڑھیا انگشت بدنداں رہ گئی اور حیرت سے کہہ رہی تھی.... اے محمد ؐ ... اگر آپ ؐ کا اخلاق ایسا بلند ہے تو مجھے جلد کلمہ شہادت پڑھا دیجئے۔ (ابن ہشام)

فقر و استغنا

مکی زندگی کے احوال میں خود آنحضرت ؐ نے فرمایا:

"مجھ پر تیس دن رات (مسلسل) ایسے گزرے ہیں کہ میرے اور بلال ؓ کے لیے کوئی ایسا کھانا مہیا نہیں ہو سکا جسے جاندار کھاتے ہیں۔ بجز اس کے کہ جسے چھوٹی سی پوٹلی بنا کر بلال ؓ اپنی بغل میں داب لیتے۔

اعلیٰ اخلاقی عادات کے شہ پارے

حضرت شاہ ولی اللہ نے لکھا ہے:

"آپ گھر والوں اور خادموں پر بہت زیادہ مہربان تھے۔ زبان مبارک پر کبھی کوئی گالی یا گندی بات نہ آئی تھی۔ آپ ؐ کسی پر لعنت

نہیں کرتے تھے۔ دوسروں کی ایذا رسانی پر صبر فرماتے تھے۔ آپ کنبہ کی اصلاح اور قوم کی درستگی کی طرف بہت توجہ فرماتے۔ آنحضرت آسمانی بادشاہت پر ہمیشہ نظر جمائے رہتے تھے"۔

صحیح بخاری میں ہے:

"آپ اطاعت شعاروں کو خوشخبری دینے والے، گناہگاروں کو ڈرانے والے، نہ درشت خو تھے نہ سخت خو، معافی مانگنے والوں کو معاف کر دیتے۔ آپ گنہگاروں کو بخش دیتے تھے"۔

مشہور اسلامی فلسفی امام غزالی رقم طراز ہیں:

"آپ مویشیوں کو چارہ خود ڈالتے، گھر میں جھاڑو دے لیتے، بکری کا دودھ خود دھو لیتے، خادموں کو ان کے کاموں میں مدد دیتے۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا لیتے۔ بازار سے سودا خرید لاتے، ادنیٰ و اعلیٰ کو پہلے خود سلام کرتے۔ غلام و آقا، حبشی و ترک میں فرق نہ کرتے۔ رات دن کا لباس ایک ہی رکھتے۔ کتنا ہی حقیر شخص دعوت دیتا، قبول فرما لیتے--- جو کھانا سامنے آتا اسے رات کے کھانے کے لیے اٹھا نہ رکھتے۔ آپ نیک مزاج، نرم خو، کشادہ دل اور خندہ جبیں تھے۔ اندوہ گیں تھے، ترش رو نہ تھے۔

اعلیٰ عادات واطوار

سیرت ابن ہشام میں ہے:

"مکہ میں آپ کی رہگزر پر ایک عورت کوڑا کرکٹ کی ٹوکری لیے کھڑی ہوتی۔ جونہی وجہ منور کا حامل گزرتا، وہ عورت نجاست آنحضرت کے نورانی چہرہ پر ڈال دیتی۔ جب ایک روز آپ نے گلی میں عورت کو نہ پایا تو دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ عورت

ایک روز سے بیمار ہے۔ آنحضرت ؐ اس کے مکان پر عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ یہ حالت دیکھ کر عورت سرگرداں ہوئی کہ کیا وجہ ہے کہ میری نجاست سے آلود ہونے والے آج میری عیادت کے لیے آیا ہے۔ عورت یہ بلند اخلاق دیکھ کر غلاموں میں شامل ہو گئی"۔

یہی وہ چیز تھی، جس کے باعث ہر معاشرہ نے حضور ؐ کے اوصاف حمیدہ کی توصیف میں دل و جان لگا دیے۔

آپ بیماروں کی تیمارداری کے لیے بنفس نفیس خود تشریف لے جاتے۔ دشمنوں کے ساتھ بھی اخلاق سے پیش آتے۔ گالی دینے والوں کو معاف کر دیتے۔ وقتاً فوقتاً ہمسائے کی حالت دریافت کرتے تھے، کہیں وہ تکلیف میں نہ ہو۔ صداقت و امانت آپ ؐ کا طرہ امتیاز تھا۔ دشمن بھی اپنی امانتیں حضور ؐ کے پاس رکھتے تھے۔ آپ ؐ کی زندگی کا جو حصہ مکہ میں گزرا۔۔۔ اس وقت تک مکہ والوں نے قریب سے اعلیٰ اخلاق کے حامل کی ہر ادا کو جانچ لیا۔

ادھر مدینہ میں غریبوں کو پالا جا رہا ہے۔ جھونپڑیوں میں آپ ؐ کی جلوہ افروزی ہوئی تو مزدور کا سر اونچا ہو گیا۔ خستہ حال مسافروں کی حاجت روائی ہوئی تو سب کے سب دل جھکا گئے۔ اپنے پر دوسروں کو فوقیت دی گئی تو سب رطب اللسان ہو گئے۔ تکلفات کے حجاب اٹھے تو انس و غمگساری نے دل جیت لیے۔ فریاد کرنے والوں پر رحم و کرم کا مینہ برسا تو تالیف قلوب کا سامان ہو گیا۔

کھلے عام تبلیغ و جہاد کا دور شروع ہوا تو معاشرتی اصلاح و عمل کا عظیم راستہ کھل گیا۔ نبی آخر الزماں ؐ کے اخلاقی فکر و عمل نے ساری دنیا کو معاشرتی خوبیوں ایسے طرز زندگی کا سبق دیا۔ باہمی الصاق و ارتباط کی راہ دکھائی۔ اپنی

تنگی میں دوسروں کے دکھ کا مداوا کرنے کا درس دیا۔

آپ ؐ کی عفت و پاکبازی کو دیکھو--- شرم و حیا ملاحظہ کرو--- عدل و انصاف جانچو--- اخوت' مساوات دیکھو--- امانت و دیانت پر غور کرو---- مقابل میں کسی بھی عہد ساز شخصیت کی تاریخ چھان مارو۔ کہاں ایسی شجاعت--- کہاں ایسی استقامت--- کہاں ایسی کریمانہ زندگی--- کہاں ایسی عاجزی و انکساری--- کہاں ایسا جود و سخا--- کہاں ایسا ایفائے عہد---- کہاں ایسی خوش روئی--- کہاں ایسا عدل و احسان---- اگر کسی میں ایک وصف کی کاملیت ہے تو دوسرے کا فقدان۔ ایک کمال ہے تو دوسرا نقص؟---- بس ہمارا محسن ہی جمیع کمالات کا ایسا مجسمہ تھا' جس کی سیرت و صورت کے مثل کوئی سانچہ بنایا ہی نہیں گیا--- ڈھالا ہی نہیں گیا۔ متصور ہی نہیں ہوا۔

کبھی جمال ہے تو کبھی جلال ہے' کبھی تبسم ہے تو کبھی تفکر ہے۔ ایک وقت مبلغ ہے' دوسرے وقت معلم ہے۔ ایک وقت مربی ہے' دوسرے وقت سیاست دان ہیں۔ ایک طرف منتظم ہیں' دوسری طرف جرنیل ہیں' شہسوار ہیں۔ ایک طرف فوجوں کو تربیت دے رہے ہیں' دوسرے طرف جنگی کمان کر رہے ہیں۔ ایک طرف بین الاقوامی سیاسی معاہدے ہو رہے ہیں' دوسری طرف سلطنتوں کی سلطنتیں قدموں میں آپڑی ہیں۔

ایسے عظیم جامع اور کامل رہبر رہنما کی معاشرت کا طرز چھوڑ کر جو مسلمان کسی دوسری قوم کا طرز اپناتا ہے' اسے خود ہی فیصلہ کرنا چاہیے کہ اس کے اسلام کا دعویٰ کہاں تک درست ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق عیادت مریض

○ ابو سفیان کا غلام سخت بیمار ہوگیا۔ آپ ؐ عیادت کو گئے۔ جب وہ درد سے چیخا' آپ ؐ فرماتے گھبراؤ نہیں اللہ فضل کرے گا۔ میں تمہارے پاس

ہوں۔

○ ایک یہودی لڑکا جو آپ ؐ کا خادم تھا' بیمار ہو گیا۔ آپ ؐ عیادت کو گئے۔ وہ مسلمان ہو گیا۔

○ سعدؓ بن ابی وقاص بیمار ہیں۔ آپ ؐ عیادت کو گئے۔ تسلی دی' سینہ پر ہاتھ رکھا' دعا فرمائی وہ صحت یاب ہو گئے۔

○ عبداللہ بن ابی مرض الموت میں ہیں۔ آپ ؐ عیادت کو گئے۔

○ جابر بن عبداللہ بستر علالت پر تھے۔ آپ عیادت کو گئے۔ آپ ؐ نے منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارے۔

آنحضرت ؐ کا طریق خدمت خلق

ایک بڑھیا جا رہی تھی۔ سر کا بوجھ بھاری ہے۔ وہ بمشکل قدم اٹھا سکتی ہے۔ آنحضرت ؐ بڑھے اور خود اس کا بوجھ اٹھا لیا۔

○ ایک عورت ٹھوکر کھا کر گرتی ہے۔ قریش تمسخر کرتے ہیں۔ آپ ؐ نے اسے اٹھا لیا اور گھر تک پہنچایا۔

○ ایک غلام آٹا پیس رہا ہے اور درد سے کراہ رہا ہے۔ آپ ؐ قریب پہنچے' اسے آرام کے لیے لٹا دیا اور سارا آٹا خود پیس دیا۔ فرمایا "اگر آٹا پیسنے کی ضرورت پڑے تو مجھے بلا لیا کرو۔

○ ایک بوڑھا غلام بڑی مشکل سے پانی کا مشکیزہ لا رہا ہے۔ آپ ؐ بڑھے اور اس کا سارا کام خود کر دیا--- فرمایا "جب کبھی کام کی ضرورت پڑے تو مجھے بلا لیا کرو"۔

○ آنحضرت ؐ ایک بیوہ کا سامان اٹھا کر لا رہے ہیں۔ ابو سفیان کہتا ہے تم نے حقیر حقیر لوگوں کا کام کر کے اپنی قوم (قریش) کو بدنام کر دیا ہے۔ آپ ؐ نے فرمایا "میں ہاشم کا پوتا ہوں جو امیروں اور غریبوں کی یکساں حمایت کرتا تھا"۔

مدینہ کی لونڈیاں حاضر ہوتیں، کام عرض کرتیں۔ آپ اٹھتے اور خود کام کر دیتے۔ (از مشکوۃ شریف)

تاریخ طبری اور "رحمتہ للعلمین" میں ہے:

"بسا اوقات نبی علیہ السلام کے راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تاکہ رات کے اندھیرے میں آپ کے پاؤں زخمی ہوں۔ گھر کے دروازے پر عفونتیں پھینکی جاتیں تاکہ صحت و جمعیت خاطر میں خلل پیدا ہو۔

نبی علیہ السلام اس قدر فرما دیا کرتے---- فرزندان عبد مناف--- ہمسائیگی کا خوب حق ادا کرتے ہو۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص کا چشم دید بیان ہے کہ ایک روز آنحضرت ﷺ خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ عقبہ بن ابی معیط آیا۔ اس نے اپنی چادر کو بھینچ کر رسی جیسا بنایا۔ جب آپ سجدہ میں گئے تو چادر کو حضور ﷺ کی گردن مبارک میں ڈال دیا اور پیچ پر پیچ دینا شروع کر دیے---- گردن مبارک بہت بھنچ گئی تھی۔ تاہم حضور اطمینان قلب سے سجدہ کی حالت میں پڑے ہوئے تھے۔ اتنے میں ابو بکر صدیقؓ آئے۔ انہوں نے دھکے دے کر عقبہ کو ہٹایا اور زبان سے یہ آیت سنائی اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ---- کیا تم ایسے آدمی کو مار رہے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے"۔

وہ کتنا ہی عظیم اور رفعتوں کا حامل نبی ہے کہ اہل کفر کی ناگفتہ بہ ایذاؤں کے باوجود فریضہ تبلیغ میں کوتاہی نہیں کرتا۔

آخر جب کفار مکہ آپ کی تبلیغ ہدایت سے حد درجہ تنگ آ گئے اور انہوں نے دیکھا کہ ظلم و تشدد کے ذریعے یہ تحریک روکے نہیں رکتی تو روسا قریش نے مصالحت اور سمجھوتے کا ڈول ڈالا---- یہ لوگ ابتدائی وفد کی

Scanned with CamScanner

صورت میں ابو طالب کے پاس پہنچے۔

سردار بولا ابو طالب! اپنے بھتیجے کو سمجھاؤ۔ وہ ہمارے دین کے تار پود اکھاڑ رہا ہے--- اسے کہو اگر سرداری کی ضرورت ہو تو ہم متفقہ طور پر آپ کو مکہ کا سردار منتخب کرتے ہیں۔ اگر دولت و زر کی ضرورت ہو تو ہم خزانوں کے منہ کھول دیتے ہیں--- اگر اسے مکہ کے کسی متمول گھرانے میں شادی کی خواہش ہو تو جس کا نام کہے گا، فوراً تعمیل کی جائے گی---- مگر وہ کلمہ توحید کی آواز بند کر دے۔ اس سے ہمارے بتوں کا تقدس ٹوٹتا ہے۔ آباؤ اجداد کا دین خطرے میں پڑتا ہے۔ خدا کے لیے اسے سمجھاؤ۔ مقصد یہ تھا کہ محمدؐ کے انقلابی پروگرام کے اس پر اثر پروپیگنڈے سے عاجز آ گئے ہیں۔ خدارا اسے بند کرو---- آنحضرتؐ کی یہ سرد جنگ واضح طور پر قریش کی شکست تھی۔

اے اسلام کے نام پر اپنی عظمتوں کا پھریرا لہرانے والو!

چند ہی ٹکوں کے عوض مقدس ضمیر کا سودا کرنے والو!

سختی و بلا کے خوف سے اسلاف کا نصب العین چھوڑ جانے والو!

اس ہادی برحق کو دیکھو۔ آج سارے مکہ کی سیادت اس کے قدموں میں پڑی ہے۔ غور کرو نبوت کے لبوں سے کیا جنبش ہوئی ہے---- جب ابو طالب روسا مکہ کی یہ پیش کش لے کر آنحضرتؐ کے پاس پہنچے اور اجلاس کا پورا واقعہ سنایا--- اب جلال نبوت اپنے جوبن پر تھا--- سید لولاکؐ ان پیش کشوں کو ٹھکراتے ہوئے واشگاف انداز میں کہہ رہے تھے:

"خدا کی قسم اگر میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے ہاتھ پر چاند بھی رکھ دیا جائے تو بھی اپنے موقف سے ایک قدم پیچھے نہ ہٹوں گا"۔

Scanned with CamScanner

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدنی زندگی

بعثت نبوی کے بعد آپ نے ۱۳ سال مکہ میں گزارے۔ اس دوران ۱۱۴ آدمیوں نے شرف صحابیت پایا۔ بعد ازاں آپ نے اپنے قریبی رفیق حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہمراہ خدا کے حکم پر مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔ مدینہ منورہ میں آپ نے دس سال گزارے۔ اس دوران آپ نے ریاست مدینہ میں اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی یہود و نصاریٰ اور مشرکین مکہ سے آپ نے ۲۷ جنگیں لڑیں، جن میں ایک کے سوا ہر مقام پر آپ کو عظیم فتح نصیب ہوئی۔

آنحضرت ﷺ نے دس سالہ مدنی زندگی میں قرآنی احکام کو ایک دستور مملکت کی صورت میں ریاست مدینہ میں نافذ کیا۔ شریعت محمدیہ کے نفاذ نے عدل و مساوات کی ایسی ایسی بہاریں دکھائیں کہ بہت جلدی یہ سلطنت پورے حجاز تک وسیع ہو گئی۔

آنحضرت ﷺ کی حکومت میں آپ کے قریبی رفقاء میں حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کو آپ کے انتہائی قابل اعتماد ساتھیوں اور مشیروں کی حیثیت حاصل تھی۔ یہ لوگ آپ کے بعد آپ کے جانشین قرار پائے۔

آنحضرت ﷺ نے اپنی مملکت اور آنے والی نسلوں کے لیے حجتہ الوداع کے موقع پر ایسا عظیم خطبہ دیا جس سے آپ کی پوری تحریک اور عظیم اسلامی حکومت کا بنیادی ڈھانچہ سامنے آتا ہے۔

خطبہ حجتہ الوداع کے چند جواہر پارے ملاحظہ ہوں:

Scanned with CamScanner

حضورؐ نے حجتہ الوداع کے موقع پر عرفات کے میدان میں یہ خطبہ دیا

۱۔ یایھا الناس انی لا رانی وایاکم لا نجتمع فی ھذا المجلس ابدا

۲۔ لوگو! میں خیال کرتا ہوں کہ میں اور تم پھر کبھی اس مجلس میں اکٹھے نہ ہوں گے۔

۲۔ ان دماء کم واموالکم واعراضکم حرام علیکم کحرمہ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا فی شھرکم ھذا وستلقون ربکم فیسئلکم عن اعمالکم الا فلا ترجعوا بعدی ضلالا لا یضرب بعضکم رقاب بعض O

۲۔ لوگو! تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں، جیسا کہ آج کے دن کی اس شہر کی اس مہینہ کی حرمت کرتے ہو۔ لوگو! تمہیں عنقریب خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال فرمائے گا۔ خبردار میرے بعد گمراہ نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔

۳۔ الا کل شئی من امر الجاھلیتہ تحت قدمی موضوع ودماء الجاھلہ موضوعتہ وان اول دم اضع من دمائنا دم ابن ربیعتہ بن الحارث کان مسترضعا فی بنی سعد فقلتہ ھذیل۔ وربی الجاھلیتہ موضوعتہ واول ربی

اضع ربی عباس بن عبدالمطلب فانه موضوع کله۔

۳۔ لوگو! جاہلیت کی ہر بات میں اپنے قدموں کے نیچے پامال کرتا ہوں۔ جاہلیت کے زمانہ کے تمام جھگڑے ملیامیٹ کرتا ہوں۔ پہلا خون جو میرے خاندان کا ہے، یعنی ابن ربیعہ بن الحارث کا خون جو بنی سَعد میں دودھ پیتا تھا اور ہزیل نے اسے مار ڈالا تھا، میں چھوڑتا ہوں۔ جاہلیت کے زمانہ کا سود ملیامیٹ کر دیا گیا۔ پہلا سود اپنے خاندان کا جو میں مٹاتا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے وہ سارے کا سارا چھوڑ دیا گیا۔

۴۔ فاتقوا الله نی النساء فانکم اخذتموھن بامان الله و استحللتم فروجھن بکلمته الله و لکم علیھن الا یوطئن فروشکم احدا تکرھونه فان فعلن ذلک فاضربوھن ضربا غیر مبرح۔

۴۔ لوگو! اپنی بیویوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو۔ خدا کے نام کی ذمہ داری سے تم نے ان کو بیوی بنایا اور خدا کے کلام سے تم نے ان کا جسم اپنے لیے حلال بنایا ہے۔ تمہارا حق عورتوں پر اتنا ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی غیر کو (اس کا آنا اس کو ناگوار ہے) نہ آنے دیں۔ لیکن اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسی مار مارو جو نمودار نہ ہو۔ عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ ان کو اچھی طرح کھلاؤ، اچھی طرح پہناؤ۔

۵۔ وقد ترکت فیکم مالن تضلوا بعده ان اعتصمتم به کتاب الله۔

۵- لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر اسے مضبوط پکڑ لوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ وہ قرآن اللہ کی کتاب ہے۔

٦- ایھا الناس انه لا نبی بعدی و لا امته بعد کم الا فاعبدوا ربکم و صلو خمسکم و صوموا شهر کم وادوز کوۃ اموالکم طبهته بها انفسکم و تحبون بیت ربکم و اطیعوا ولات امر کم تدخلوا جنته ربکم۔

٦- لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی اور پیغمبر ہے۔ خوب سن لو اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور پنجگانہ نماز ادا کرو۔ سال بھر میں ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھو۔ مالوں کی زکوۃ نہایت خوشی کے ساتھ دیا کرو۔ خانہ خدا کا حج بجالاؤ اور اولیائے امور و حکام کی اطاعت کرو جس کی جزا یہ ہے کہ تم پروردگار کے فردوس بریں میں داخل ہوگے۔

٧- وانتم تسئلون عنی فما انتم قائلون قالوا انشهدا انك قد بلغت و ادیت و نصحت فقال باصبعه السبابته یرفعها الی السماء و ینکتها الی الناس ٥ اللهم اشهدا اللهم اشهدا اللهم اشهد۔

٧- لوگو! قیامت کے دن تم سے میری بابت بھی دریافت کیا جائے گا۔ مجھے ذرا بتادو کہ کیا جواب دوگے۔

سب نے کہا اس کی شہادت دیتے ہیں کہ آپ نے اللہ کا احکام ہم کو پہنچا دیے ہیں۔ آپ نے رسالت و نبوت کا حق ادا کر دیا۔ آپ نے ہم کو کھوٹے کھرے کی بابت اچھی طرح بتا دیا۔ اس وقت

Scanned with CamScanner

نبی ﷺ نے اپنی انگشت شہادت کو اٹھایا۔ آسمان کی طرف انگلی کو اٹھاتے تھے اور پھر لوگوں کی طرف جھکاتے تھے۔ فرماتے تھے:

اے خدا سن لے (تیرے بندے کیا کہہ رہے ہیں)

اے خدا گواہ رہنا (یہ لوگ کیا گواہی دے رہے ہیں)

اے خدا شاہد رہ (کہ یہ کیسا صاف اقرار کر رہے ہیں)

۸- الا یبلغ الشاهد الغائب فلعل بعض من یبلغه ان یکون اوعی له من بعض من سمعه

۸- دیکھو! جو لوگ موجود ہیں وہ ان لوگوں کو جو موجود نہیں ہیں، ان کی تبلیغ کرتے رہیں۔ ممکن ہے کہ بعض سامعین سے وہ لوگ زیادہ تر اس کلام کو یاد رکھنے اور حفاظت کرنے والے ہوں جن پر تبلیغ کی جائے۔

حضور ﷺ نے یوم الحج کو خطبہ ارشاد فرمایا جو گزشتہ صفحہ پر درج کیا گیا ہے۔ اس خطبہ کے علاوہ یوم النحر اور ایام تشریق کے اجتماعات میں بھی خطبہ جات ارشاد فرمائے بلکہ یوں سمجھا جائے کہ حجۃ الوداع سے واپسی پر ہر مقام پر حضور ﷺ نے خطبات ارشاد فرمائے۔ ان خطابات میں بہت سی باتیں مشترک ہیں اور جہاں پر زور دینا ہوتا ہے، وہاں پر تمثیلات کے ذریعے یا مکرر سہ کرر الفاظ سے بیان فرمایا ہے۔ ملک حجاز میں بالخصوص بلکہ تمام جزیرۃ العرب میں طبقاتی عدم مساوات کا بت موجود پایا گیا۔ غلام و آقا، مالک، اجیر، ادنیٰ و اعلیٰ، عربی و عجمی، گورے و کالے، ابیض و اسود کے تفاوت نے انسانیت کی بہت بڑی توہین و تذلیل کو شروع کر رکھا تھا۔ حضور ﷺ نے عدم مساوات کے بہت بڑے بت کو یہ کہہ کر پاش پاش کیا ہے:

یا یها الناس الا ان ربکم واحد وان اباکم

واحدا لافضل العربی علی عجمی و لا العجمی علی عربی لاالاحمر علی اسود ولالا اسود علی احمر الا بالتقوی (مسند) انّ کل مسلم اخوا لمسلم و ان المسلمین اخوۃ (مستدرک حاکم) ارقائکم اخواکم فاکلو مما تاکلون واکسوھم مما تلبسون۔

لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے۔ بے شک تمہارا باپ ایک ہے۔ ہاں عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر' سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں۔ تمہارے غلام جو خود پہنو' وہی ان کو پہناؤ۔ جو خود کھاؤ' وہی ان کو کھلاؤ"۔

عرب میں اگر کسی خاندان کا فرد قتل ہو جاتا تو اس کا انتقام لینا خاندان والوں کے لیے فرض ہو جاتا۔ اس طرح انتقام در انتقام کی وجہ سے لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا۔ مرتے وقت وصیت کی جاتی اور اس وصیت کو پورا کرنا ورثاء کے لیے لازم ہو جاتا۔ صدیوں تک عرب کی زمین انسانی خون سے رنگین رہی۔ اس کا تدارک عملی طور پر ان کو کر دکھایا کہ جاہلیت کے زمانہ کے قتل معدوم کر دیے گئے اور خون معاف کر دیا۔

چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے خاندان میں ابن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب کا دودھ پیتا بچہ جو قبیلہ ہذیل کے ہاتھوں قتل ہو گیا تھا' جس کا انتقام لینا بنی ہاشم پر لازم تھا' اس کو معاف کر دیا اور جہالت کے زمانہ کے تمام اس قسم کے جھگڑے ملیا میٹ کر دیے گئے۔ غلاموں کے بارے میں فرمایا کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔ جو خود کھاؤ' وہی ان کو کھلاؤ اور جو خود پہنو' وہی لباس غلام کو پہناؤ۔ عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرو۔

تمہارا عورتوں پر اور عورتوں کا مردوں پر حق ہے۔ سود کی قدیم لعنت جو ورثہ میں بہت دیر سے چلی آ رہی تھی، اس کو حضور ﷺ نے ختم کر دیا اور کہا کہ عباس بن عبدالمطلب کا سود میں خود ختم کرتا ہوں۔ سود پر قرضہ دینے والا صرف اصل رقم کا حق دار ہے۔ لوگوں کو دین اسلام سکھانے کی تاکید فرمائی۔

وانی قد ترکت فیکم مالن تضلوا بعدہ ان اعتصمتم بہ کتاب اللہ میں تم میں ایک چیز چھوڑتا ہوں۔ اگر تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا، گمراہ نہ ہو گے۔ وہ کیا چیز ہے؟ کتاب اللہ"

عرفات کے خطبہ میں جب یہ اساسی اور بنیادی چیزیں بتائی جاتی تھیں، عین اس وقت[ے] "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" آج میں نے تمہارے لیے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے مذہب اسلام کو انتخاب کر لیا۔

ے یہ آیت نازل ہوئی

Scanned with CamScanner

سپاہ صحابہ کے کارکنوں کے مطالعہ کیلئے لازمی کتابیں

سپاہ صحابہ کے کارکنوں کیلئے 25% خصوصی رعایت

کتاب	مصنف	قیمت
سپاہ صحابہ کیا ہے؟ کیا چاہتی ہے؟ (اردو، انگریزی)	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	5 / 3 پیسے
سپاہ صحابہ کا نصب العین اور اسکے تقاضے (العربی و فارسی)	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	
پیغام توحید و سنت	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	25 روپے
اسلام کیا ہے؟ انگریزی اردو	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	15 روپے
رہبر و رہنما	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	120 روپے
اسلام میں صحابہؓ کرام کی آئینی حیثیت	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	140 روپے
حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت سیدنا عمر فاروقؓ	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت سیدنا عثمان ذوالنورینؓ	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت سیدنا حسنؓ بن علیؓ	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت سیدنا حسینؓ بن علیؓ	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت سیدنا معاویہؓ بن ابوسفیانؓ	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت سیدہ عائشہؓ	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت سیدہ فاطمہؓ	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت عبداللہ بن زبیرؓ	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت خالد بن ولیدؓ	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	روپے
قادیانی غیر مسلم کیوں؟ انگریزی اردو	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	25 روپے
گستاخ صحابہ کی شرعی سزا	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	15 روپے
خلافت و حکومت	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	200 روپے
مولانا حق نواز شہید کا تعارف اللہ جدوجہد	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	15 روپے
اصحاب رسولؐ	سید انور الحسن بخاریؒ	
دفاع حضرت معاویہؓ	حضرت قاضی مظہر حسین، چکوال	

کتاب	مصنف	قیمت
افسران حکومت کے نام	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	15 روپے
خمینی ازم اور اسلام انگریزی اردو	ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی	40 روپے
حقیقت مذہب شیعہ	مولانا شیر علی	15 روپے
بطلان مذہب شیعہ	مولانا عبدالشکور لکھنویؒ	15 روپے
ایرانی انقلاب اور شیعیت	مولانا منظور احمد نعمانی	45 روپے
تاریخ مذہب شیعہ	مولانا عبدالشکور لکھنویؒ	45 روپے
فرقہ واریت کیا ہے	ایم آئی صدیقی	10 روپے
شیعہ اور قرآن	مولانا عبدالشکور لکھنویؒ	40 روپے
سپاہ صحابہ کی پارلیمانی جدوجہد	محمود اقبال	25 روپے
معیار صحابیت	ڈاکٹر علامہ خالد محمود	40 روپے
مولانا حق نواز شہید کی پندرہ تقاریر	از مولانا محمد ضیاء القاسمی	40 روپے
مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کی پندرہ تقاریر	محمود اقبال	80 روپے
رشتہ فاروقؓ و علیؓ	حافظ محمد اقبال رنگونی	25 روپے
امام مہدی کے بارے میں شیعہ اور مسلمانوں کا نقطہ نظر	ایم آئی صدیقی	
حکایات صحابہؓ	مولانا محمد زکریا قدس سرہ	
تحفہ شیعیت اور صراط مستقیم	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	
حضرت معاویہؓ اور تاریخی حقائق	مولانا محمد تقی عثمانی	
ردّ الرافض	مولانا احمد رضا خانؒ فاضل بریلوی	
الشیعہ والسنۃ	علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ	
ارشاد الشیعہ	حضرت مولانا سرفراز خان صفدر	
ایک ہزار سوال کا جواب	مولانا مہر محمد میانوالوی	
خلفائے راشدین	علامہ عبدالستار تونسوی	
اہلسنت پاکٹ بک	علامہ دوست محمد قریشی	

کوئی کتاب وی پی نہیں بھیجی جاتے گی۔

ملنے کا پتہ: ادارہ اشاعت المعارف ◎ ریلوے روڈ فیصل آباد ۰۴۱۱ ۶۴۰۰۲۲